عراقی تیل کے چشمے اور ''فیض'' کے سرچشمے

تیل اگر سرسوں کا ہو تو اس کو نکالنے والا ''تیلی'' کہلاتا ہے لیکن عرب چاہے کتنا ہی تیل کیوں نہ نکال لیں وہ پھر بھی عرب ہی رہتے ہیں تیلی نہیں.... تیل ایک ایسا سیال مادہ ہے کہ جو حرکت دینے کے کام آتا ہے۔ کسی گاڑی میں ڈال لیں وہ چل پڑتی ہے۔ اسی تیل کی دولت کو دیکھ کر امریکہ بھی حرکت میں آ گیا اور اس سے یہ تیل کے کنویں نہ دیکھے گئے اور دیکھئے کہ عراق پر حملے میں اسی تیل نے جلتی کا کام دکھایا۔ انہوں نے تو تیل کو آگ بھی دکھائی لیکن سنا ہے کہ تیل کے کنوؤں کی آنکھ بجھ رہی ہے۔ اب دوبارہ ان کنوؤں سے تیل ہی نکلنے لگے گا، آگ نہیں۔

سرزمین عراق جہاں تیل کی دولت سے مالا مال ہے وہاں اس کو فیض و برکات کی سرزمین بھی سمجھا جاتا ہے۔ ایک لاکھ سے زائد دنیا میں آنے والے انبیاءؑ کی ایک بڑی تعداد اسی دھرتی پر آئی۔ صاف ظاہر ہے کہ ان میں سے اکثر کی وفات بھی یہیں ہوئی ہوگی۔ اس لئے اس کو ''انبیاء کی سرزمین'' بھی کہا جاتا ہے۔ پھر صحابہ کرامؓ کے دور میں حضرت علیؓ، حضرت حسینؓ یہیں دفن ہیں۔ کچھ اور صحابہؓ بھی اسی ملک میں آسودہ خاک ہوں گے۔ بعد کے دور میں کچھ نامور امام بھی یہیں سپرد خاک ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ، سید عبدالقادر جیلانیؒ کے علاوہ سینکڑوں نامور ہستیاں بھی یہیں محو آرام ہوں گی۔ ہر سال زیارتوں کیلئے جانے والے لاکھوں، ہزاروں لوگ ایسے بہت سے مزاروں پر جا کر اپنی مرادیں مانگتے ہیں۔ ایک وقت ہوگا کہ وہاں بزرگوں کا ایک ہجوم رہا ہوگا اور اب زائرین کا ہے۔

سچی بات تو یہ ہے کہ متبرک سرزمین تو وہی ہے کہ جس جگہ حضرت ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ کا بنایا ہوا خانہ کعبہ اور مسجد نبوی ہے۔ اب سرزمینوں میں بھی یار لوگوں نے شرک پیدا کر دیا۔ شیطان نے خوب سمجھایا کہ اللہ اور رسولؐ کے ساتھ ساتھ سرزمین میں بھی شرک پیدا کرو۔ چنانچہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی متبرک سرزمینوں کے مقابلے میں عراق کی سرزمین کو بھی برابر لا کھڑا کیا گیا۔ جواز اس کا یہ بنایا گیا کہ یہاں کربلا، نجف ہے اور بغداد ہے۔ چنانچہ اس بار احباب نے پورے عراق کی حفاظت کے مطالبے کی بجائے ''تحفظ بغداد و کربلا'' ریلیاں نکالیں۔ بھاڑ میں جائے موصل اور کرکیت، بھلے سے وہاں جو چاہے کوئی مرے جئے۔ ان سے غرض

نہیں ،تعلق تو بغداد سے ہے اور کربلا سے ہے۔

اصل میں دیکھا جائے تو یہ دونوں نام ہی پاکستان میں دو مسلکوں کی پہچان ہیں۔ اہل تشیع کو تو غرض نجف و کربلا سے ہے اور بریلوی بھائیوں کا بغداد سے رابطہ ہے۔ چونکہ اس بار بریلوی وشیعہ حضرات کا دکھ سانجھا تھا اس لئے ان کے نعرے بھی یکساں تھے۔

لیکن یہ کیا ہوا سوچنے کا مقام ہے کہ یہ سارے بزرگ، سارے انبیاء، سارے شہداء جن سے لوگ ''مدد'' مانگتے ہیں۔ ان کو دنیا کے معاملات میں دخیل سمجھتے ہیں، عراق کی مدد کیلئے آمادہ نہ ہو سکے۔ عراق میں جو کچھ ہوگا وہ عراق ہی کا حصہ ہوگا۔ شہر ہوں گے تو عراقی، بازار ہیں تو عراقی، مزار ہیں تو عراقی، بزرگ زندہ یا مردہ ہوں تو عراقی.... چنانچہ حضرت علیؓ، حضرت حسینؓ، امام ابو حنیفہ، سید عبدالقادر جیلانی، یہ تمام لوگ بلاشبہ اور بلاتردید عراقی ہی ہیں۔ لیکن مرنے والے عراقیوں نے زندہ عراقیوں کا کوئی دفاع نہیں کیا۔ البتہ زندہ عراقیوں نے ان فوت شدہ بزرگوں کا دفاع ضرور کیا ہے۔ نہ کسی بزرگ کی کرامت سامنے آئی، نہ کوئی کرشمہ منظر عام پہ آیا، امریکہ دن رات عراق کی اینٹ سے اینٹ بجاتا رہا۔ ان بزرگوں میں سے بعض کے مزاروں کو بھی گولیاں لگیں، لیکن مرنے والوں میں سے کوئی بھی مدد کو نہ آیا۔ نہ جلال میں آیا، نہ ہاتھ دکھایا۔ امریکی اور برطانوی دھڑلے سے گولہ باری کرتے رہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ہمارے بریلوی اعتقاد کے مطابق تمام امریکی لنگڑے، لولے، اندھے، کانے ہو جاتے مگر کسی کو بھی کچھ نہیں ہوا۔ کوئی خراش تک نہ آئی۔ تو اس سے یہ بات کھل کر سامنے آئی کہ یہ بابے تو عراق کے اپنے کام نہ آئے، سینکڑوں میل دور یہ کیا کسی کی مدد کریں گے؟ حضرت علیؓ کل بھی مشکل کشا نہ تھے آج بھی نہیں ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کل بھی اللہ کے سامنے عاجز تھے آج بھی ہیں اور اسی طرح سید عبدالقادر جیلانیؒ کل بھی کچھ نہ کر سکے تھے آج بھی کچھ نہیں۔ اس طرح کے عقائد صرف دھوکہ اور فراڈ ہیں۔ مرنے والے بھلا اتنے ہی پہنچے ہوتے تو آج وہاں نہ ہوتے جہاں وہ پہنچے ہوئے ہیں۔ یہ تمام مرنے والے بزرگ اس بات پر مکمل ایمان رکھتے تھے کہ ہم سب فانی ہیں۔ زندہ اور حی و قیوم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ عراق کو اپنے کئے کی سزا مل رہی ہے۔ وہاں تیل کے چشمے کام آئے اور نہ ہی یہ فیض کے سرچشمے.... مددگار اور مشکل کشا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور کوئی دوسرا اس کے سوا مشکل کشا نہیں۔ ورنہ امریکہ ان عراقی بزرگوں کے ہاتھوں کب کا برباد ہو چکا ہوتا؟ اور بش انتظامیہ ان بزرگوں پر ایمان لا کر کب کی شیعہ یا بریلوی مسلمان ہو چکی ہوتی؟ کربلا و نجف آج بھی وہاں ہے اور یہ سرزمین گولہ و بارود کی بو سے اٹی ہوئی ہے اور اب امریکی گورنر جنرل جے گارنر عراق پہنچ چکا ہے۔